بچے کے پیدائشی بال مزار پہ جا کر اتارنا ضروری ہے؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہمارے خاندان میں جب لڑکا پیدا ہوتا ہے، تو رواج ہے کہ اس کے بال کسی مزار پر جا کر اترواتے ہیں، اگرچہ وہ بچہ 2 یا 3 سال کا ہی کیوں نہ ہو جائے، مزار پر لے جانے سے پہلے اس کے ابتدائی بال نہیں کٹواتے، شریعت مطہرہ اس حوالے سے ہماری کیا رہنمائی فرماتی ہے، کیا ایسا کرنا درست ہے یا نہیں؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

بچہ پیدا ہونے کے بعد نہلا دھلا کر اولیائے کرام کے مزارات پر لے جانا اور وہاں برکت طلب کرنا، جائز ہے، شرعاً اس میں کوئی حرج نہیں، لیکن بچے کے پیدائشی بالوں کو مزار پر ہی اتروانے کو لازمی سمجھنا کہ جب تک مزار شریف پر حاضر نہیں ہوں گے، نومولود کے بال نہیں کٹوائیں گے، یہ طریقہ بے اصل، بدعت اور شریعت مطہرہ کے مخالف ہے، لہٰذا یہ رواج درست نہیں، کیونکہ بچے کے پیدائشی بالوں کو اتروانے کے متعلق حکم شرعی یہ ہے کہ بچہ پیدا ہونے کے بعد ساتویں دن اس کے بال اتروائے جائیں، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے یہی منقول ہے اور یہ طریقہ مستحب ہے۔ لہٰذا شرعی احکام کی پاسداری کرتے ہوئے، نومولود بچے کے ابتدائی بال مزار شریف پر نہ اتروائے جائیں، بلکہ شریعت کے مخالف اس رواج کو ختم کیا جائے اور پیدائش کے ساتویں دن بچے کے بال اتروانے کا اہتمام کیا جائے۔

نومولود بچے کو مزارات پر لے جانے اور وہاں پر بال اتروانے کے متعلق امامِ اہلِ سنّت، شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں: "بچہ پیدا ہوتے ہی نہلا دھلا کر مزارات اولیائے کرام پر حاضر کیا جائے اس میں برکت ہے زمانہ اقدس میں مولود کو خدمت انور میں حاضر لاتے اور اب مدینہ طیبہ میں روضہ انور پر لیجاتے ہیں۔۔۔۔ بال اتارنے سے اگر مقصود وہ ہے، جس کا عقیقہ کے دن حکم ہے تو یہ ایک ناقص چیز کا ازالہ ہے

مزارات طیبہ پر لیجا کر کرنا کوئی معنی نہیں رکھتا، بلکہ بال گھر پر دور کر کے لیجائیں۔ اور اگر مقصود جو بعض جاہل عورتوں میں دستور ہے کہ بچے کے سر پر بعض اولیائے کرام کے نام کی چوٹی رکھتی ہیں اور اس کی کچھ میعاد مقرر کرتی ہیں، اس میعاد تک کتنے ہی بار بچے کا سر منڈے وہ چوٹی برقرار رکھتی ہیں، پھر میعاد گزار کر مزار پر لیجا کر وہ بال اتارتی ہیں، تو یہ ضرور محض بے اصل و بدعت ہے۔" (فتاوی افریقہ، صفحہ 67-68، مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ)

مزار پر بال اتروانا، فضول عمل ہے، جیسا کہ اسی میں ہے: "اور بال وہاں (مزار پر) اتروانا، فضول اور اس کی منت باطل ہے۔ (فتاوی افریقہ، صفحہ 147، مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ)

نومولود بچے کے بال ساتویں دن اتارے جائیں، جیسا کہ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم الغلام مرتهن بعقيقته تذبح عنه يوم السابع، ويسمى، ويحلق رأسه" ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر بچہ اپنے عقیقے کے بدلے گروی رکھا گیا ہے، لہذا اس کی طرف سے ساتویں دن عقیقے میں جانور ذبح کیا جائے، اس کا نام رکھا جائے اور اس کے بال اتارے جائیں۔ (سنن الترمذي، جلد 3، صفحہ 181، مطبوعہ دار الغرب الاسلامی، بیروت)

مذکورہ حدیثِ مبارک کے الفاظ "ويحلق رأسه" کے تحت مرقاۃ المفاتیح میں ہے: "أي يومئذ" ترجمہ: یعنی اسی (ساتویں) دن بال اتارے جائیں۔ (مرقاۃ المفاتیح، جلد 7، صفحہ 2689، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

نومولود بچے کے بالوں کو ساتویں دن اتروانا، مستحب ہے، جیسا کہ علامہ ابنِ عابدین شامی دِمشقی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1252ھ/1836ء) لکھتے ہیں: "يستحب لمن ولد له ولد أن يسميه يوم أسبوعه ويحلق رأسه" ترجمہ: جس کے ہاں بچے کی ولادت ہو، اس کے لیے مستحب ہے کہ بچے کا ساتویں دن نام رکھے، اس کے سر کو مونڈوائے۔

(ردالمحتار، جلد 9، صفحہ 554، مطبوعہ کوئٹہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FSD-9568

تاریخ اجراء: 23 ربیع الثانی 1447ھ/17 اکتوبر 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net